سید یونس الحسنی

امریکی صدارتی انتخابات اور عبرت گاہ عراق

ریاست ہائے متحدہ امریکہ میں نئے صدارتی انتخاب کے لیے موجودہ صدر جارج ڈبلیو بش اور ڈیموکریٹ امیدوار جان کیری ایک دوسرے کے مقابلے پر زوردار مہم چلا رہے ہیں۔ اوّل الذکر افغانستان، عراق میں عسکری مداخلت کا دفاع کر رہے ہیں جبکہ ثانی الذکر ان پر امریکہ کو بے وقار کرنے کے الزامات کی بوچھاڑ کر رہے ہیں۔ بین الاقوامی میڈیا کی اطلاعات کے مطابق حقیقی عالمی برادری میں امریکہ اور اس کے صدر بش انتہائی قابل نفرت قرار دیئے جا چکے ہیں شاید اسی لیے جان کیری کہہ رہے ہیں کہ مسٹر بش کی ہنگامہ پرور پالیسیوں سے سپر پاور امریکہ قوموں کے ہجوم میں تنہا ہو کر رہ گیا ہے۔ عجیب اتفاق ہے کہ بش ڈاکٹرائن کی ناکامی سے کچھ حکومتیں زوال آشنا ہو چکی ہیں اور کئی ایک کو اپنے اپنے ممالک میں شدید عوامی مخالفت کا سامنا ہے۔ امریکہ کے سب سے بڑے فوجی حلیف ٹونی بلیئر بھی سکتے میں ہیں۔ خود بش کی حالت ہذیانی ہے اور ان کا گراف گردش لیل و نہار کے ساتھ برق رفتاری سے گرتا چلا جا رہا ہے۔ لوگ عراق و افغانستان میں اپنے فوجیوں کی روز افزوں ہلاکتوں سے برافروختہ ہو کر زبردست احتجاج بھی کر رہے ہیں۔ دراصل وہ اس روگ دھوگ سے نجات چاہتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ڈک چینی، ڈونلڈ رمزفیلڈ اور کولن پاول عوام پر اپنی دھواں دھار تقریروں کا رنگ رچانے بٹھانے میں بری طرح ناکام رہے ہیں، بلکہ ان کا رنگ اکھڑتا جا رہا ہے۔ امریکی رنج راہ سے بہر حال آسودگی کے دل و جان سے متمنی ہیں مگر ان کا لیڈر تو خاک پاؤں کو لگنے ہی نہیں دیتا۔ اس کا ایک ہی انداز فکر ہے کہ کسی راہزن کی طرح دوسروں کی خوشیاں چھین لی جائیں، ہر ستم کاری کا جادو چلایا جائے، ہر کمزور و توانا کے آنگن میں بکھرنے والی سورج کی روپہلی کرنیں ماند کر کے انہیں شب گزیدگی کے اندھے غاروں میں دھکیل دیا جائے، گلستانوں سے عنبرین مہکاریں اڑا دی جائیں، چمن کے تمام گل بوٹوں کو بدبودار دانتوں سے چبا کر مغلظ کر دیا جائے۔ اپنی سفاکیوں سے مظلوموں کا گرم خون خشک کر دیا جائے، دل کو لبھانے والی تمام خوبرو کلیاں بارود کی برکھا سے مسل دی جائیں اور ان کا کھلنا ایک حسرت ناتمام کے سوا کچھ نہ رہے، اس اندھیاروں کے پجاری نے جیتی جاگتی دنیا پر گھپ اندھیری رات طاری کر دی ہے، اس میں حیات مستعار کہیں کھو گئی ہے۔ اب ہر ایک سوالی ہے کہ اس اپاہج رات میں کوئی سایہ ہے نہ آہٹ، تہی کہو زندگی اور روشنی کا کیا ہوا؟ اس استفسار پر وہ کھسیانا ہو کر رہ جاتا ہے۔ جب اسے کوئی جواب سجھائی نہیں دیتا تو وہ اپنے کمال کردار کے گھناؤنے پن پر رموزیں چھانٹنا شروع کر دیتا ہے۔ تاہم سوال اپنی جگہ ہمالیہ بن کر کھڑا ہے جو ہر عراقی و افغانی کی زبان سے ابلتا رہتا ہے

بقول شاعر ؎

کہاں ہے میری آزادی کی مشعل
غلامی کا اندھیرا روبرو ہے

عراقی مجاہدین کی شدید مزاحمت نے دنیا بھر کی حریت پسند اقوام کو کچھ حوصلہ بخشا ہے۔ اپنی بے سروسامانی کے باوصف انہوں نے گھمنڈی امریکہ کو لوہے کے چنے چبادیئے ہیں، اسے ویت نام یاد آ گیا ہے۔ وہ جو عراقی معدنی دولت پر شب خون مارنے آیا تھا خود ہی خطرات شب میں گھر چکا ہے، وہ جو مشرق وسطیٰ کے نین نقش بدلنے آیا تھا اپنے پیاروں کے خون سے اس کی اپنی حالت بدلنے لگی ہے، وہ جو صیہونی ریاست کا تحفظ کرنے وارد ہوا تھا، اسے اپنی حفاظت کے لالے پڑ گئے ہیں۔ فلوجہ اور نجف کے شیرانِ وفا اور بغداد و بصرہ کے مردانِ حُر نے اس کا خونی جبڑا چیر پھاڑ ڈالا ہے، اسے دم بہ دم اپنا بھیانک انجام نظر آنے لگا ہے، اس کا غرور خاک میں رل مل چکا ہے، آئے دن پہنچنے والے تابوتوں نے اسے ہلا کر رکھ دیا ہے، اب صحرائے عرب میں اس کی چیخیں بلند ہو رہی ہیں اور وہ بوکھلا کر بچاؤ بچاؤ کی صدائیں لگا رہا ہے۔ وہ جان چکا ہے کہ اتحادی صلیبی افواج اصولاً یہ جنگ ہار چکی ہیں عرب نوجوان انہیں جلا رہے ہیں، ان کے گلے کاٹ رہے ہیں کیونکہ وہ غاصبوں سے شدید نفرت کرتے ہیں۔ ان کی نفرت صلیبیوں کے لیے آتش سوزاں بن چکی ہے اور وہ ہر قیمت پر
ان کے ناپاک وجود سے اپنی سرزمین پاک کرنا چاہتے ہیں یہ جان لیوا کیفیات دیکھ کر بش نے نیا راگ الاپنا شروع کر دیا ہے کہ مسلم ریاست عراق میں مسلم ممالک کی افواج منگوائی جائیں جو امریکی کمانڈ اور کنٹرول میں رہ کر اتحادی فوجیوں کا تحفظ کریں۔ اللہ کا کرنا ایسا ہوا کہ ایک دو چھوڑ کر تمام مسلم ممالک نے اپنی افواج عراق بھیجنے سے کھل کر انکار کر دیا۔ البتہ اسلامی جمہوریہ پاکستان کے ارباب اقتدار کی پالیسی گومگو کی سی ہے۔ ادھر عراقی مزاحمت کاروں نے خم ٹھونک کر اعلان کر دیا ہے کہ اگر کسی بھی مسلم ملک کی فوج عراق آئی تو نہ صرف اس مسلم ملک کو دشمن سمجھا جائے گا بلکہ اس کی فوج پر بھی ہلاکت خیز حملے کئے جائیں گے۔ ان دگر گوں حالات میں ایک اور سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ مسلم ممالک کی افواج امریکیوں کے تحفظ کے لیے کیوں بھیجی جائیں؟ یہ ایک قد آور سچائی ہے کہ اتحادیوں کو عراق میں تاریخ کی بدترین ہزیمت کا سامنا ہے۔ عراقی عوام اپنی مٹی کے تقدس و تحفظ کے لیے بڑی فراخدلی سے اپنی جانوں کے نذرانے پیش کر رہے ہیں۔ بدیسی قابض افواج پر خود کش حملوں کی بھرمار ہے۔ تیل کی پائپ لائنیں اڑائی جا رہی ہیں، آئل ٹینکر تباہ کئے جا رہے ہیں، اتحادیوں نے بارود برسانے کی انتہا کر دی مگر عراقیوں کے جذبات حریت سرد نہیں ہو سکے، الٹا ظالموں کو تابوتوں کے تحفے بھیج رہے ہیں غور کیجئے! تمام تر جدید ترین وسائل اور سامان حرب کے باوجود غاصبوں کی حالت زار زبوں ہے۔ موصل، تکریت اور کربلا کے چوراہے جن کے لیے عبرت گاہیں بن گئیں ہیں، اب وہ سب مل بیٹھ کر سوچتے ہیں کہ ''خالہ کی مہمانی ہاتھ ڈال پچھتائی''

(کسی کے معاملے میں مداخلت کا نتیجہ تباہی ہوتا ہے)۔

اقوام وملک کے فیصلے ایک خاص تاریخی اہمیت وخصوصیت رکھتے ہیں۔ ہماری حکومت بھی اپنے لحاظ سے کئی کٹھن مراحل سے گزری ہے اور اس نے بہت سے تلخ فیصلوں کا ڈول بھی ڈالا ہے مگر تادم تحریر وہ عراق کے حوالے سے کوئی واضح مؤقف اختیار کرنے سے قاصر رہی ہے۔ شاید اس کی وجہ امریکہ کا نان نیٹو اتحادی ہونا ہے۔ کچھ سرکاری ترجمان چند رٹے رٹائے اسباق پہ اصرار دھر کر قوم کو مطمئن کرنے کی ناکام سعی کرتے رہتے ہیں لیکن پاکستان کی ننانوے فیصد اکثریت اپنی افواج، کفار کے تحفظ کے لیے بھیجنے پر ہرگز آمادہ و تیار نہیں۔ تاہم وہ اس مرحلے پر خوش ضرور ہیں کہ حکومت نے ایسا قدم ابھی تک نہیں اٹھایا۔ ہم سمجھتے ہیں صدر مملکت کو دوٹوک الفاظ میں واضح کر دینا چاہیے کہ پاکستانی قوم کسی جارح کو بچانے کے لیے اپنی فوج آگ میں جھونکنے کے خلاف ہے کیونکہ وہ بجا طور سمجھتی ہے کہ عراقیوں کی روشنیاں اداس کرنے والوں کی اپنی روشنیاں گل ہوا چاہتی ہیں۔

جانباز مرزاؒ......حیات وادبی خدمات

تحریکِ آزادی کے نام ور کارکن اور ممتاز شاعر و ادیب جانباز مرزا مرحوم پر محمد عمر فاروق، ایم فل (اردو) کا مقالہ بعنوانِ بالا کے تحت لکھ رہے ہیں۔ (جس کی علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی نے باضابطہ طور پر منظوری و اجازت دے دی ہے۔) جو احباب جانباز مرزا کے حالاتِ زندگی اور اُن کی تخلیقات سے متعلق معلومات رکھتے ہوں۔ نیز ان کے پاس جانباز مرحوم کی نظمیں، خطوط، مضامین اور ماہنامہ ''تبصرہ'' کے شمارے موجود ہوں، از راہ کرم اُن کی کاپی عطا فرمائیں یا آگاہ فرمائیں۔ خود حاضر ہو کر بصد شکریہ استفادہ کیا جائے گا۔

جانباز مرزا کی درج ذیل تصنیفات تاحال دستیاب نہیں ہوسکیں۔ ان کے متعلق معلومات مطلوب ہیں:

(۱) ''حبسیاتِ جانباز'' (کلام) (۲) ''اور دیکھتا چلا گیا''

(۳) ''درسِ حریت'' (کلام) (۴) ''تارِ گریباں'' (کلام)

رابطہ: محمد عمر فاروق۔ 71/10 فیصل چوک تلہ گنگ، ضلع چکوال